

اسلام میں موسیقی کی حقیقت

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

X☆X☆X

آج کا دور قرب قیامت کا وہ دور ہے جس میں امت محمدیہؐ تمام کبیرہ گناہوں کو سو فیصد حلال کر چکی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ حرام کو حلال قرار دینے کے لئے نام تبدیل کر لئے گئے ہیں۔ مثلاً قبر پرستی کو ”اللہ کے قرب کا وسیلہ“ کہا جاتا ہے۔ سود کو ”Profit“ کہا جاتا ہے۔ عورتوں کا نامحرم مردوں کے ساتھ عشق اور زنا کرنا ”Love“ کہلایا جاتا ہے۔ گانوں اور فلموں کو ”Entertainment“ کہا جاتا ہے۔ کلمہ پڑھنے والوں کا گھر ہو یا دفتر، ذاتی گاڑی ہو یا پبلک ٹرانسپورٹ، مسجد ہو یا محلہ، Enlighten Moderation زدہ مسلمانوں کی کوئی بستی اس سے پاک نہیں۔ اللہ ﷻ نے قرآن اور ذکر کو مؤمن کی روح کی غذا کہا۔ لیکن نام نہاد مسلمان موسیقی کو روح کی غذا کہتے ہیں۔ علماء کے بھیس میں جاہل مولوی اور اسلام دشمن، دین کا کم علم رکھنے والے مسلمانوں کو قرآن اور حدیث کے جھوٹے دلائل دے کر ان کی ایسی Brain Washing کرتے ہیں کہ وہ ناچ گانے کو اسلام میں جائز سمجھتے ہیں۔ اس مختصر article میں ان جھوٹے دلائل کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ اسلام میں گانا بجانا حرام ہے یا نہیں؟ کیا دف بجانے والی احادیث موسیقی کی دلیل نہیں؟ کیا ناپنے گانے والوں کی کمائی جائز ہے؟ ناپنے گانے والی اقوام پر اللہ ﷻ کے کون سے عذاب آتے ہیں؟ آئیے قرآن اور صحیح احادیث سے علم حاصل کرتے ہیں۔

موسیقی کو جائز ثابت کرنے کے جھوٹے دلائل

قرآن کی دلیل لوگوں کو بتلایا جاتا ہے کہ قرآن میں ہے کہ موسیقی کا آغاز اللہ ﷻ کے نبی داؤد علیہ السلام سے ہوا، اُن کی بانسری بہت سُریلی تھی اور اُن کے ساتھ پہاڑ اور پرندے موسیقی میں مگن رہتے تھے۔ یہ نبی پر سراسر بہتان ہے۔ انبیاء کا کام اللہ کی توحید اور شریعت لوگوں تک پہنچانا ہوتا تھا نہ کہ گانا بجانا۔ قرآن اور صحیح احادیث میں کہیں بھی داؤدؑ کی بانسری کا ذکر نہیں۔ ذکر ہے تو اُن کی بے مثال تسبیح کا:

﴿اللَّهُ ﷻ نے فرمایا﴾ **وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوُدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ (79)**

”اور ہم نے داؤد کے ساتھ پہاڑوں اور پرندوں کو مسخر کر دیا تھا جو تسبیح کیا کرتے تھے“ [الانبیاء: 21]

﴿اللَّهُ ﷻ نے فرمایا﴾ **وَإِذْ كَرَّعْبَدْنَا دَاوُدَ ذَا الْاَيْدِ اِنَّهٗ اَوْابٌ (17) اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ**

مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ (18) وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً كُلُّ لَهٗ اَوْابٌ (19)

”اور ہمارے قوتوں والے بندے داؤد کو یاد کرو، یقیناً وہ (اللہ کی طرف) بہت رجوع کرنے والے تھے۔ یقیناً ہم نے پہاڑوں کو مسخر کر دیا تھا جو اُن کے ساتھ صبح اور شام تسبیح کیا کرتے تھے اور پرندے بھی جمع ہو کر۔ وہ سب اُس کے تابع رہتے تھے“ [ص: 38]

احادیث کے دلائل موسیقی اور آلات موسیقی کو جائز ثابت کرنے کے لئے ”دف“ بجانے والی احادیث کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ موسیقی کے ہر شوقین نے دف بجانے کی دلیل سن رکھی ہوگی لیکن کیا کبھی ان احادیث کو پڑھا اور سمجھا بھی ہے؟ آئیے پہلے سمجھتے ہیں کہ دف کیا ہے؟

دف کی ساخت: دف ایک ایسا آلہ تھا جس کی ایک طرف خالی ہوتی تھی اور اس کو دوسری طرف سے بجانے پر ٹھپ ٹھپ کی مدد سے ہی آواز پیدا ہوتی تھی۔ مثلاً اگر لکڑی کا ایک گول ٹکڑا لے لیا جائے، اسے درمیان سے کھوکھلا کیا جائے، اس کے ایک طرف چمڑا لگایا جائے اور مخالف حصہ کھلا رہے تو یہ دف کی مشابہت اختیار کر لے گا۔ دف میں آلات موسیقی والی ایک خصوصیت بھی نہیں تھی۔ اس سے 'آواز' تو پیدا ہوتی تھی لیکن 'ساز' نہیں۔ کیا گانوں اور فلموں میں دف بجایا جاتا ہے؟ آج کل تو کمپیوٹر آڈیو آلات موسیقی استعمال کئے جاتے ہیں جن کے میوزک میں اور دف کی آواز میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ کیا دف میں اور Piano, Guitar, Drum وغیرہ میں کوئی فرق نہیں ہے؟ صحیح احادیث میں دف کا ذکر: احادیث مبارکہ میں دو مواقع پر دف بجانے کا ثبوت ملتا ہے: ۱۔ عید کے موقع پر۔ ۲۔ شادی کے موقع پر۔

نبی ﷺ نے آلات موسیقی کی حوصلہ شکنی فرماتے ہوئے جہاں گھنٹی تک کو شیطان کا باجا کہہ کر حرام ٹھہرایا (دلیل آگے موجود ہے)، وہاں انتہائی آخری درجے پر عید اور شادی کے موقع پر دف کے استعمال کو منع نہیں فرمایا۔ یہ اجازت تو آخری اور انتہائی صورت میں دی گئی لیکن گانے بجانے کے پیشے اور کمائی کو جائز ثابت کرنے والے دف بجانے والی احادیث کو ابتدائی اور بنیادی دلائل کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

پہلی حدیث حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ **رسول اللہ ﷺ** ایام منیٰ میں میرے گھر تشریف لائے۔ اس موقع پر میرے پاس دو انصاری بچیاں موجود تھیں جو دف بجا رہی تھیں اور جنگِ بعاث کے گیت گارہی تھیں اور یہ پیشہ ور مغنیہ نہیں تھیں۔ **رسول اللہ ﷺ** بستر پر دراز ہو گئے اور چہرہ مبارک پر کپڑا اوڑھ کر اپنا رخ دوسری طرف کر لیا۔ اسی اثناء میں حضرت ابو بکرؓ گھر میں داخل ہوئے۔ انہوں نے میری اور ان بچیوں کی سرزنش کی اور دو مرتبہ فرمایا: **”رسول اللہ ﷺ کے سامنے اور ان کے گھر میں یہ شیطانی ساز؟“** یہ سن کر **رسول اللہ ﷺ نے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور فرمایا: ”اے ابو بکر! ہر قوم میں ایک عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید کا موقع ہے، انہیں یہ کرنے دو۔“** پھر جب حضرت ابو بکرؓ دوسرے کام میں مشغول ہو گئے تو میں نے انہیں اشارہ کیا تو وہ چلی گئیں۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم: کتاب العیالین)

اس حدیث سے دیے جانے والے موسیقی جائز ہونے کے دو بڑے دلائل اور ان کا تجزیہ:

① اگر بچیاں پیشہ ور گلوکارہ نہیں تھیں تو حضرت عائشہؓ کے اس فرمان سے گلوکاری کا ثبوت ملتا ہے: ”وہ گارہی تھیں۔“ تجزیہ: جس گانے کو ثابت کرنے کے لئے یہ دلیل پیش کی جاتی ہے وہ زنا کی دعوت دینے والے اشعار اور میوزک پر مشتمل ہوتا ہے اور یہاں بچیاں جنگ کے بارے میں اشعار پڑھ رہی تھیں اور وہ بھی میوزک کے بغیر۔ فحش کلامی اور میوزک کے بغیر شعر پڑھنا اسلام میں جائز ہے۔ احادیث میں ہے کہ حضرت حسان بن ثابتؓ کافروں کی ہجو یہ شاعری کرتے تھے۔ اس دلیل سے موجودہ گائیکی ثابت نہیں ہو سکتی۔

② حضرت ابو بکرؓ نے جب فرمایا: **رسول اللہ ﷺ کے سامنے اور ان کے گھر میں یہ شیطانی ساز؟** تو نبی ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ کو کیوں روکا؟ اگر **رسول اللہ ﷺ** گانے کو برا سمجھتے تو اول تو خود ہی بچیوں کو منع فرمادیتے یا پھر حضرت ابو بکرؓ کے اعتراض کرنے پر انہیں ندرکتے۔

تجزیہ: **رسول اللہ ﷺ** نے حضرت ابو بکرؓ کو جس بات سے منع فرمایا وہ یہ تھی کہ بچیوں پر سختی نہ کریں اور اس کی وجہ یہ بتائی کہ مسلمانوں کے لئے عید کا دن خوشی کا دن ہے۔ اس حدیث سے یہ تاثر لیا جاتا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے بچیوں کو ہر طرح کے گانے بجانے اور ہر طرح کے آلات موسیقی کے استعمال سے روکا تھا اور جب **رسول اللہ ﷺ** نے اس اعتراض کے برعکس اجازت دے دی تو یہ مطلب لیا گیا کہ موسیقی

اور ہر طرح کے آلاتِ موسیقی سے نروکا جائے۔ اس حدیث کو غور سے پڑھئے۔ یہ عید کے دن چھوٹی بچیوں کے اشعار پڑھنے اور دف بجانے کی اجازت کے ساتھ خاص ہے۔ اسے پیشہ ور گانے والیوں اور ہر طرح کے آلاتِ موسیقی کی اجازت کے ساتھ عام نہیں کیا جاسکتا۔

دوسری حدیث حضرت ربیع بنت معوذہ بیان کرتی ہیں: ”جب میری رخصتی ہوئی تو **رسول اللہ ﷺ** ہمارے ہاں تشریف لائے اور میرے بچھونے پر اسی طرح بیٹھے جس طرح تم میرے سامنے بیٹھے ہو۔ اس وقت ہماری کچھ بچیاں دف پر جنگِ بدر میں قتل ہونے والے اپنے آباؤ اجداد کا مرثیہ گارہی تھیں“ (صحیح بخاری: حدیث: ۴۰۰۱)

وضاحت: اس حدیث میں شادی کے موقع پر دف بجانے کا ثبوت ملتا ہے لیکن اس میں بھی بچیوں کے دف بجانے اور شادی کے موقع پر جنگ میں قتل ہونے والوں کی بہادری کے اشعار پڑھنے کا ذکر ہے، نہ کہ نقشِ کلامی پر مبنی اشعار کا میوزک کے ساتھ گانا۔ یہاں بھی کسی پیشہ ور گلوکارہ یا فن کارہ کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ آلاتِ موسیقی میں سے دف کے استعمال کا ذکر ہے جو میوزک، نہیں، آواز پیدا کرتا ہے۔ اس حدیث سے نہ تو گائیکی کا پیشہ ثابت کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی دف کے ثبوت سے موجودہ دور کے آلاتِ موسیقی کو جائز قرار دیا جاسکتا ہے۔

موسیقی کی حرمت

حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ **رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:** ”میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو شرمگاہ (زنا)، شراب، موسیقی اور آلاتِ موسیقی کو حلال کر لیں گے۔“ (رواہ امام بخاری)

[جب مسلمانوں میں قبر اور قیامت کا خوف نہ رہے، تحقیق کا مادہ ختم ہو جائے اور لوگ محض سنی سنائی باتوں پر عمل کرنے لگیں تو شریعت میں حرام قرار دئے گئے کام حلال تصور کئے جانے لگتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان آج سو فیصد سچ ثابت ہو چکا ہے۔ زنا، مردوں کا ریشم پہننا، شراب پینا، ناچنا اور گانا اسلام میں قطعی طور پر حرام ہے، لیکن آج ان کاموں پر شرمندہ ہونے کے بجائے فخر کیا جاتا ہے۔]

حضرت عبدالرحمن انصاریؓ کی آزاد کردہ باندی بنا نہ بیان کرتی ہے: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی کہ ایک بچی ان کے پاس لائی گئی اور اس کے پاؤں میں گھنگرو تھے جو جھنکار پیدا کر رہے تھے۔ **حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:** ”اس کے یہ گھنگرو کاٹے بغیر میرے پاس نہ لاؤ، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جس گھر میں گھنٹی ہو وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔“ (رواہ ابوداؤد)

[جس گھر میں TV, Casset Player, Computer, Mobile Phones وغیرہ میں صبح سے شام تک مکمل میوزک چلتا ہو کیا وہاں رحمت کے فرشتے موجود ہو سکتے ہیں؟ انہی خرافات کی موجودگی گھروں میں فساد، بے سکونی اور اولاد کی ناقص تربیت کا باعث ہے۔]

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ **رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:** ”گھنٹی شیطان کے باجوں میں سے ہے۔“ (رواہ امام مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ **رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:** ”فرشتے اس قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں گھنٹی یا کتا ہو۔“ (صحیح مسلم) [جب گزشتہ تین احادیث سے گھنٹی تک کی حرمت ثابت ہو چکی تو موسیقی جائز ہو سکتی ہے؟]

حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یقیناً مجھے رونے سے منع نہیں کیا گیا البتہ مجھے

دو احمقانہ اور فاجرانہ آوازوں سے منع کیا گیا ہے: خوشی کے موقع پر لہو و لعب اور شیطانی باجوں کی آواز

اور مصیبت کے وقت چہرہ پیٹنے اور گریبان پھاڑنے (سینکوبی، نوحہ) کی آواز“ (رواہ مستدرک حاکم، السنن الکبریٰ للبیہقی)

[یعنی تمام خوشی کے موقعوں پر ناچنا گانا اور میوزک لگانا حرام ہے۔ لیکن ہمیں کوئی پرواہ نہیں۔ شادی کی رسم پر مائیں، بہنیں اور سہیلیاں مل کر

سارے ریکارڈ توڑ دیتی ہیں۔ مرد اور عورتیں اونچی آواز میں گانے لگا کر ڈانس کریں گے۔ بس جی کیا کریں! خوشی ہی نہیں سنبھالی جا رہی۔

اللہ نے فرمایا: ﴿لَكَيْلًا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ﴾ [الحج: ۵۷]

”تا کہ تم غم نہ کھایا کرو اُس پر جو تمہارے ہاتھ نہ آیا اور اتر یا نہ کرو اُس پر جو تمہیں اُس نے عطا کیا۔“ اس آیت میں بھی اللہ نے فوت شدہ

چیز پر غم میں آپے سے باہر ہونے اور اللہ کی عطا کردہ نعمت پر اترانے اور شیخی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ لہذا شادی بیاہ پر ناچنے گانے والے

اللہ اور رسول ﷺ کی کھل کر مخالفت کرتے ہیں۔ ڈھول، ڈانس اور گانوں سے اللہ کی رحمت کو دھتکار کر اللہ کی لعنت کو دعوت دیتے ہیں۔ [

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یقیناً اللہ نے مجھ پر شراب،

جوئے اور ڈھول کو حرام ٹھہرا دیا ہے اور ہر نشہ آور چیز بھی حرام ہے۔“ (رواہ فی مسند احمد)

حضرت ابن عمرؓ کے آزاد کردہ غلام نافعؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابن عمرؓ نے ایک چرواہے کی بانسری کی آواز سنی تو اپنے

کانوں میں انگلیاں داخل کر لیں اور اُس راستے سے دور ہٹ گئے اور آپ کہہ رہے تھے: اے نافعؓ! کیا تمہیں آواز سنائی دے رہی

ہے؟ میں کہتا ہاں! وہ (راستے سے ہٹ کر) چلتے رہے حتیٰ کہ جب میں نے کہا: اب آواز سنائی نہیں دے رہی، تو انہوں نے اپنے ہاتھ

(کانوں سے) ہٹائے اور دوبارہ اسی راستے پر آگئے (جس پر پہلے چل رہے تھے) اور انہوں نے فرمایا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا

کہ آپ ﷺ نے چرواہے کی بانسری کی آواز سنی تو ایسا ہی کیا جیسا میں نے (ابھی) کیا ہے۔“ (مسند احمد و ابوداؤد)

وضاحت: (۱)۔ نافعؓ اس وقت نابالغ بچے تھے اور مکلف نہ تھے۔ اس کی وضاحت محدث ابن جزری کی اس روایت سے ہوتی ہے:

قال نافع و كنت اذ ذاك صغيرا۔ ”نافعؓ فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کے موقع پر میں چھوٹا بچہ تھا۔“ (جامع الاصول: ج ۸ ص ۴۰۸)

(۲)۔ بانسری کی آواز غیر ارادی طور پر آرہی تھی۔ ابن عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے نافعؓ کو اس سے نفرت کا درس دیا۔

ناچنے اور گانے والی اقوام پر اللہ کے عذاب

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ لوگوں نے ناچنے گانے کو انفرادی طور پر ہی نہیں بلکہ بحیثیت قوم حلال سمجھنا شروع کر دیا ہے۔ اللہ کی توفیق

سے کوشش کی گئی ہے کہ اس لعنت کے باعث اقوام پر جو عذاب آتے ہیں انہیں وضاحت سے بیان کر کے لوگوں کو خبردار کر دیا جائے۔

حضرت عمران بن حسینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں پتھروں کی بارش، صورتیں مسخ ہونے اور زمین

میں دھسنے کے واقعات رونما ہوں گے۔“ آپ ﷺ سے سوال کیا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ! ایسا کب ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جب باجوں (آلات موسیقی) اور گانے والی عورتوں کا رواج عام ہو جائے گا اور کثرت سے شرابیں پی جائیں گی۔“ (رواہ ترمذی)

﴿ حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کا ایک گروہ شراب و کباب میں رات گزارے گا پھر صبح کو وہ بندر اور خنزیر بن چکے ہوں گے۔ یہ سزا انہیں اس لئے ملے گی کہ انہوں نے شراب پینے، سوکھانے، گانے بجانے، گانے والی فاحشہ عورتیں رکھنے، ریشم پہننے اور رشتہ داریاں توڑنے کو حلال کر لیا ہوگا۔“ (رواہ مسند احمد)

﴿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے آخری لوگوں میں حسف (زمین میں دھنسا یا جانا)، قذف (پتھروں کی بارش) اور مسخ (شکلیں بگڑ جانا) ہوگا۔“ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! ایسا کیوں ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس لئے کہ وہ لوگ گانے بجانے والیاں (نکارہ، کلوکارہ) رکھیں گے اور شرابیں پیئیں گے۔“ (رواہ ترمذی)

﴿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے لوگ جب 6 چیزوں کو حلال ٹھہرا لیں گے تو وہ تباہ و برباد ہو جائیں گے: آپس میں لعن طعن کریں گے، شرابیں پیئیں گے، ریشم پہنیں گے، گانے بجانے والیاں عام ہو جائیں گی، مرد مردوں کے ساتھ اور عورتیں عورتوں کے ساتھ بے حیائی کریں گی۔“ (رواہ طبرانی)

﴿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگ اپنے بستروں پر ہوں گے اور ان کے چہرے مسخ ہو جائیں گے، انہیں بندروں اور خنزیریوں کی شکل میں بدل دیا جائے گا۔ اس کا سبب اُن کا شراب پینا اور گانے باجے بجانا ہوگا۔“ (رواہ ترمذی)

﴿ حضرت ابو بھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب مال غنیمت کو دولت، امانت کو مال غنیمت، زکوٰۃ کو جرمانہ، علم کو دین کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے حاصل کیا جائے گا، خاوند اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے گا، آدمی اپنے دوستوں کو قریب کرے گا اور اپنے والد کو دور کرے گا، مسجدوں میں شور و غلب ظاہر ہوگا، قبیلے کا سردار فاسق انسان ہوگا اور قوم کا راہنما ذلیل ترین شخص ہوگا، ایک شخص کی عزت اُس کے شر کے ڈر سے کی جائے گی، گانے والیاں اور گانے کے آلات عام ہو جائیں گے، جب شرابیں پی جانے لگیں گی اور اس امت کے آخری لوگ امت کے پہلے لوگوں پر لعنت بھیجیں گے، تو اُس وقت تم ان عذابوں کا انتظار کرنا: سُرخ آندھی کا، زلزلے کا، زمین میں دھنس جانے کا، شکلوں کے مسخ ہو جانے کا، پتھروں کی بارش کا، اور قیامت کی دوسری علامات کا جو پے در پے آئیں گی جیسے موتیوں کا ہار، جس کا دھاگہ ٹوٹ جائے تو موتی یکے بعد دیگرے گرنے شروع ہو جاتے ہیں۔“ (رواہ ترمذی)

اس سے پہلے کہ اللہ کا عذاب یا موت آجائے، گانوں اور فلموں سے خود توبہ کریں اور اپنے گھر والوں اور رشتہ داروں کو اس سے منع کریں۔ اللہ اگر رحمن ہے تو اُس کے غصے اور عذاب کی بھی کوئی انتہا نہیں۔ جو لوگ اللہ سے بے خوف ہو جائیں، اللہ انہیں عبرت کا نشان بنا دیتا ہے۔

﴿ أَفَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَنْ يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا بَيَاتًا وَهُمْ نَائِمُونَ ﴿٨٧﴾

”کیا بستیوں والے بے خوف ہیں کہ ہمارا عذاب اُن پر رات کے وقت آجائے اور وہ سو رہے ہوں؟“

﴿ أَوْ أَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَنْ يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا ضُحًىٰ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ﴿٨٨﴾

”اور کیا بستیوں والے بے خوف ہیں کہ ہمارا عذاب اُن پر دن چڑھے آجائے اور وہ اپنے کھیلوں میں مشغول ہوں؟“

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گانے بجانے والی عورتوں کی خرید و فروخت حلال نہیں اور ان کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں اور ان کی قیمت لینا حرام ہے۔“ پھر ابو امامہؓ نے بیان کیا کہ انہی چیزوں کے متعلق قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَتَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ﴾ (۶) اور لوگوں میں سے ایسے ہیں جو خریدتے ہیں کھیل کی باتوں کو تاکہ

بے علمی سے بہکائیں لوگوں کو اللہ کی راہ سے اور اسے ہنسی بنائیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کن عذاب ہیں۔“ [فمن: 31] پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اُس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، جو شخص گانے بجانے کے لئے اپنی راگ نکالتا ہے، اللہ دو شیطان اُس پر مسلط فرمادیتا ہے جو اُس شخص کے کندھوں پر چڑھ جاتے ہیں اور اُس کے سینے پر اپنے پاؤں مارنا شروع کر دیتے ہیں اور جب تک وہ گانے سے خاموش نہیں ہوتا تب تک وہ اُس کے سینے پر اپنے پاؤں مارتے رہتے ہیں۔“ (طبرانی)

آیت کا شان نزول: نضر بن حارث کفار کے سرداروں میں سے ایک سردار تھا۔ اُس نے ایک گانے والی لونڈی مسلمانوں کو بہکانے کے لئے خرید رکھی تھی۔ وہ جس شخص کو اسلام کی طرف راغب ہوا دیکھتا، اُسے اسلام سے متنفر کرنے کے لئے اُس گانے والی کو اس کے پاس لے جاتا اور حکم دیتا کہ اسے کھلا پلا اور گانے سنا۔ پھر اُس شخص کو کہتا دیکھ یہ اُس چیز سے بہتر ہے جس کی طرف یہ نبی (ﷺ) بلاتا ہے کہ نماز پڑھو، روزہ رکھو اور ان کاموں میں جان مارو۔ اللہ نے اُس کافر کی اسلام دشمنی کو مسلمانوں پر ظاہر کر دیا اور قرآن کی یہ آیت نازل فرمائی۔

وضاحت: (☆)۔ آیت میں ’لہو الحدیث‘ سے مراد موسیقی کی ہر قسم، تمام آلات موسیقی اور ہر وہ چیز ہے جو اللہ کی عبادت اور اس کے ذکر سے غافل کرنے والی ہو۔ (☆)۔ اُس وقت رقص و موسیقی کی کیسٹ یا ویڈیو فلم نہیں ہوتی تھی۔ اس لئے ناچ اور گانے کے شوقین پیشہ ور عورتوں کی خرید و فروخت کرتے تھے۔ آج کے دور میں لوگ گانا سننے اور ڈانس دیکھنے کے لئے کیسٹ، ویڈیو کیسٹ، سی ڈیز وغیرہ کی خرید و فروخت کرتے ہیں۔ اس لئے جیسے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ناچنے والی عورتوں کی خرید و فروخت حرام تھی، آج ناچنے والی گانے والوں کی DVDs, Cassets, CDs وغیرہ کی خرید و فروخت سو فیصد حرام ہے۔ (☆)۔ رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں واضح الفاظ میں ناچنے والی عورتوں کی تجارت اور ان کی کمائی کو حرام قرار دیا ہے۔ موسیقی کے پیشے سے تعلق رکھنے والے بلا شک و شبہ اپنے اور اپنے گھر والوں کو حرام کھلا رہے ہیں۔ (☆)۔ جو لوگ گانوں اور فلموں کی فروخت میں ملوث ہیں، رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق اُن کی کمائی بھی حرام ہے۔ (☆)۔ جو مرد اور عورتیں گانے اور فلمیں خریدتے ہیں اُن کے لئے اس آیت میں شدید عذاب کی وعید ہے۔ (☆)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گانا گانے والے پر شیطان مسلط کر دیا جاتا ہے۔ جس کام پر اللہ شیطان مسلط کرے، کیا اُس کام کا پیشہ اور اُس کی کمائی حلال ہو سکتی ہے؟ (☆)۔ اس حدیث سے گانا گانے والے مرد یا عورت کا دماغی مریضوں کی طرح شکلیں بنانا اور جانوروں کی طرح اُچھلنے کودنے کی وجہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ اللہ کے مسلط کردہ شیطان ان لعنتیوں کے سینوں پر پاؤں مارتے رہتے ہیں۔

﴿اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِنَا وَاسْتَفْزِرْ مَنْ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجْلِكَ

وَسَارِكُهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعَدْلِهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا﴾ (64)

”اور بہکالے جسے تو بہکا سکے ان میں سے اپنی آواز سے اور لے آ ان پر اپنے سوار اور پیادے اور شراکت کر ان سے مال اور اولاد میں اور ان کو وعدے دے اور وعدہ نہیں دیتا شیطان مگر دغا بازی کا“ [بخاری: 17]

وضاحت: (☆)۔ اس آیت مبارکہ میں شیطان کو قیامت تک مہلت دیتے ہوئے اللہ نے اُسے اپنے مؤثر ترین ذرائع استعمال کرنے کی

اجازت دی ہے۔ ان میں سرفہرست ”شیطان کی آواز“ ہے۔ (☆)۔ مفسرین اس ”شیطانی آواز“ سے موسیقی اور آلات موسیقی کی آواز

مراد لیتے ہیں کیونکہ عموماً ہر دور میں اور خصوصاً آج کے دور میں موسیقی اور آلات موسیقی کی آواز لوگوں کو نماز اور اللہ کی یاد سے غافل رکھنے کا

اؤ لین ذریعہ ہے۔ (☆)۔ اس آیت سے بھی واضح ہوتا ہے کہ گانے بجانے کے پیشے سے منسلک مرد اور عورتیں، گانے اور فلمیں خریدنے،

بیچنے اور لوگوں تک پہنچانے والے ”شیطان کی آواز“ کے ذریعے لوگوں کو گمراہ کرنے میں شیطان کے مددگار ہیں۔

(☆)۔ ذرا سوچئے! جو لوگ مسلمانوں کو نماز اور اللہ کے ذکر سے بہکا کر بے حیائی، عریانی اور فحاشی کی طرف راغب کرنے کے گھنگھور

دھندے میں ملوث ہوں کیا ان کی کمائی حلال ہو سکتی ہے؟ (☆)۔ اللہ نے اس آیت کے آخر میں اپنے بندوں کو خبردار کر دیا کہ شیطان

گانوں اور فلموں کے ذریعے تمہیں سبز باغ دکھائے گا اور تمہیں جھوٹے وعدوں میں الجھادے گا۔ لیکن شیطان کے تمام وعدے صرف دھوکہ

ہوتے ہیں۔ جب فریب کے بادل چھٹیں گے اور زندگی کی حقیقت تمہیں پٹھے گی تو سوائے پچھتاوے کہ کچھ باقی نہیں بچے گا۔

﴿اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِنَا وَاسْتَفْزِرْ مَنْ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجْلِكَ

وَسَارِكُهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعَدْلِهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا﴾ (64) ﴿الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ﴾ (19)

پھیلائیں ایمان والوں میں، اُن کے لئے عذاب ہے دردناک دنیا اور آخرت میں۔“ [انعام: 24]

وضاحت: (☆)۔ اس آیت میں فحاشی پھیلانے والوں کے لئے دنیا اور آخرت میں شدید عذاب کی وعید ہے۔ (☆)۔ فحاشی کیا ہے؟

عورتوں کا بے پردہ ہو کر نامحرم مردوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، زنا کی تمام اقسام، زنا کی طرف ابھارنے والے تمام کام، عورتوں کا اپنے جسم کی

نمائش کرنے والے کپڑے پہننا اور بے حیائی والا ہر کام فحاشی کی تعریف میں داخل ہے۔ کیا گانوں اور فلموں میں فحاشی نہیں ہوتی؟ جب

فحاشی پھیلانے والوں کے لئے شدید عذاب ہیں تو جو لوگ خود گانوں، فلموں، ڈراموں اور فحاشی والا پیشہ اختیار کرتے ہیں اُن کا اپنے بارے

میں کیا خیال ہے؟ کیا اُن کے لئے عذاب نہیں ہیں؟ کیا اُن کی کمائی حلال ہو سکتی ہے؟ (☆)۔ فحاشی پھیلانے کے تمام ذرائع کی خرید و

فروخت اور نشر و اشاعت میں مددگار لوگ عذاب الہی کے مستحق ہیں۔ جس طرح ویڈیو سینٹر والے اپنی بستی میں ہر طرح کی فحاشیوں اور

گانوں کو لوگوں کے گھروں تک پہنچانے کے ذمہ دار ہیں۔ اسی طرح والدین، گھر کے سرپرست یا بڑے بہن بھائی اپنے گھروں میں فحاشی

کے ذرائع مہیا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ یہ سب لوگ مل کر پورے معاشرے میں فحاشی کو Modernization بنا کر پیش کر رہے ہیں۔

﴿اللَّهُ كَافِرَانِ هِيَ﴾ مَنْ يَشْفَعُ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ، نَصِيبٌ مِّنْهَا وَمَنْ يَشْفَعُ

شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ، كِفْلٌ مِّنْهَا ﴿(85)﴾ [التساءة:4]

اس میں سے ایک حصہ ملے گا اور جو بُرے کام کی سفارش کرے گا اس پر بھی ایک بوجھ ہے اس میں سے“
وضاحت: جو کسی کو نیکی کا مشورہ دے گا، جتنا ثواب نیکی کرنے والے کو ملے گا، نیکی کی دعوت دینے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا۔ اسی

طرح گناہ کی طرف رغبت دلانے والے کے نامہ اعمال میں گناہ کرنے والے جتنا گناہ لکھا جائے گا۔ ان احادیث سے بھی یہی واضح ہے:

☆ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اسلام میں کوئی نیک طریقہ جاری کیا، اُس کے لئے اس کا اجر بھی ہے اور اُس کا اجر بھی ہے جو

اس کے بعد اس پر عمل کرے گا، بغیر اس کے کہ ان میں سے کسی کے اجر میں کمی ہو۔ اور جس نے کوئی بُرا طریقہ جاری کیا، اُس پر اُس کے اپنے گناہ کا بھی بوجھ ہوگا اور اُس کا بھی جو اس کے بعد اس پر عمل کرے گا، بغیر اس کے کہ ان میں سے کسی کے بوجھ میں کمی ہو۔“

(صحیح مسلم : کتاب الزکوٰۃ) ☆ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے لوگوں کو ہدایت کی طرف بلا یا تو اُس شخص کو

اُن تمام لوگوں کا اجر بھی ملے گا جو اُس کی دعوت پر ہدایت کا راستہ اپنائیں گے اور جس نے گمراہی کی طرف بلا یا، اُس کو اُن تمام لوگوں کے گناہوں کا بوجھ بھی اٹھانا پڑے گا جو اُس کی دعوت پر گمراہ ہوئے۔“ (رواہ امام ابوداؤد : قی کتاب السنۃ)

(☆)۔ قرآن اور حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ کسی گلوکار کا گانا یا اداکار کی فلم اُس کے نامہ اعمال میں اُس وقت تک گناہوں کا اضافہ کرتا رہے گا جب تک لوگ اس سے گمراہ ہوتے رہیں۔ (☆)۔ اگر کوئی گلوکار یا اداکار توبہ کئے بغیر مر جائے تو یہ سلسلہ موت کے بعد بھی جاری

رہتا ہے۔ (☆)۔ اسی طرح گانوں اور فلموں کو لوگوں تک پہنچانے کے مختلف ذرائع میں ملوث لوگوں کے گناہ بھی بڑھتے رہیں گے۔ جو لوگ گانوں اور فلموں سے سچی توبہ کر لیں گے، اللہ اُن کے ان گناہوں کی جگہ نیکیاں لکھ دے گا (سورہ الفرقان : آیہ 70)۔

جو توبہ نہ کرنا چاہے، وہ یاد رکھے کہ قیامت کے دن اُس کے کان اور آنکھیں گواہی دیں گے کہ وہ کیا خرافات دیکھتا اور سنتا رہا۔

﴿حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (20)

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِنْ

ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿(22)﴾ ”یہاں تک کہ جب جہنم پر پہنچیں گے، اُن پر اُن کے کان اور

اُن کی آنکھیں اور اُن کی کھالیں جو کچھ وہ کرتے تھے اُس کی گواہی دیں گے۔ اور تم پر واہ نہ کرتے تھے کہ تم پر گواہی دیں گے تمہارے کان اور نہ تمہاری آنکھیں اور نہ تمہاری کھالیں اور لیکن تم خیال کرتے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے اعمال سے بے خبر ہے“ [حکم السجدہ:41]

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلْغُ الْمُبِينُ